نقشِ آغاز

- خاتون کی حکمرانی اور مولانا سمیع الحق کا اظہار حق
- نئی حکومت، تاریک ماضی سے اجتناب اور روشن مستقبل کا لائحہ عمل ۔

۱۵ر اکتوبر کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو، اسلام آباد میں متحدہ دینی محاذ کے سربراہ مولانا سمیع الحق کی اقامت گاہ پر حاضر ہوئیں ظاہر ہے کہ وہ چوتھے روز وزیر اعظم بننے والی تھیں ملک کی سیاسی صورت حال، دین اسلام کی وسعت و جامعیت اور اس کے بطور نظام کے ہمہ گیری و آفاقیت کے اعتراف سمیت، ملک میں نفاذ شریعت، اسلامی سزاؤں کے بارے میں ان کے سابقہ نازیبا اور باغیانہ ریمارکس عورت کی حکمرانی پر دو ٹوک شرعی موقف اور مستقبل میں ان سے ممکنہ کردار کے موضوع پر باہمی تبادلۂ خیال ہوا ایسے مواقع پر علماء حق کا کردار کیا ہونا چاہیئے موقف حقہ کے اظہار میں کسی لومۃ لائم اور طعن و تشنیع کی پرواہ کیے بغیر غلاالگتی کہنا ہی دینی قوتوں اور قرآن و سنت سلف صالحین اور علماء حق کا شیوہ ہے اس موقع پر مولانا سمیع الحق نے اُن سے جو کہا اس میں ماضی کی فاش کوتاہیوں، اللہ و رسولؐ کے احکام سے استہزاء و بغاوت کی مذمت اور مستقبل میں توبہ و ندامت اور روشن مستقبل کی ضمانت کے لائحہ عمل کی واشگاف الفاظ میں نشاندھی کر دی گئی ہے لہذا وہی گفتگو نوائے وقت اور جنگ (راولپنڈی ۱۶ر اکتوبر) کے شکریہ کے ساتھ نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

اسلام آباد (سلطان سکندر سے) پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے جمعہ کو سہ پہر یہاں متحدہ دینی محاذ کے سربراہ اور جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق سے ان کی اقامت گاہ پر ملاقات کی اور عورت کی حکمرانی اور اسلامی تعلیمات کے حوالے سے ایک گھنٹہ تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ سابق گورنر سندھ محمود ہارون، فاروق لغاری، آصف زرداری، مولانا کوثر نیازی اور ڈاکٹر اشرف عباسی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر بے نظیر بھٹو نے اسلام میں عورت کی حکمرانی کے مسئلے کے لیے حل دریافت کیا تو مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اسلام کی رو سے عورت حکمران نہیں بن سکتی، بے نظیر بھٹو نے مولانا سے کہا کہ میں آپ سے ووٹ لینے نہیں آئی ہوں۔ ایک دو ووٹوں کی کوئی بات نہیں میں آپ سے کھل کر بات کرنے آئی ہوں میں اسلام کے بارے میں بہت جامع اور گہری نظر رکھتی اور اسلام کو دین رحمت سمجھتی ہوں بنیادی حقوق کا جو تصور اسلام نے دیا وہ کسی اور مذہب میں نہیں خاتون کو طلاق اور وراثت

کے جو حقوق اسلام نے دیئے ہندو ازم اور یہودی ازم میں نہیں ہیں اسلام روشنی کا مذہب ہے جو سارے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکتا ہے میرا جذبہ ہے کہ اسلام کی خدمت کروں اور دنیا کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر رکھوں کہ اسلام ہی دنیا کو موجودہ بحرانوں اور مشکلات سے نجات دلا سکتا ہے۔ اس لیے آپ اور دیگر علماء میرے ساتھ تعاون کریں۔ آپ کے والد سے میرے والد کی بڑی عقیدت تھی آپ میرے لیے نئے نہیں ہیں صرف اس جذبے کے اظہار اور دعا لینے کے لیے آئی ہوں اگر مجھے بڑی ذمہ داری اور اور اسلام کی خدمت کرنے کا موقع ملے تو مجھے آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہوگی۔ اس موقع پر مولانا سمیع الحق نے کہا کہ آپ نے اسلام کے بارے میں بڑے اچھے خیالات ظاہر کیے ہیں جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے بد قسمتی سے آپ سے منسوب ایسے بیانات اسلام کے حوالے سے آجاتے ہیں جن سے علماء اور لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں کبھی اسلامی حدود و تعزیرات کو وحشیانہ کہنے اور کبھی ملا ازم اور ملائیت کو برداشت نہ کرنے کے بارے میں خبریں آتی ہیں حالانکہ اسلام میں ملائیت اور ملا ازم نہیں ہے نہ ہی تھیوکریسی کا تصور ہے میں خود تھیوکریسی پر لعنت بھیجتا ہوں ملا تو اس کا نام ہے جو اسلام کے بارے میں وسیع اور گہری نظر رکھتا ہو جس کا آپ نے اظہار کیا ہے۔ ان تاثرات کی روشنی میں تو خود آپ ایک بڑی "ملا" ثابت ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نیو ورلڈ آرڈر کا سامنا ہے۔ پاکستان پر عالم اسلام کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ ہمیں ان سارے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہے پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانا اور دنیا کو یہ بتانا ہے کہ یہ بنیاد پرستی، دہشت گردی اور دقیانوسی دین نہیں ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ نواز شریف کو خدا نے چانس دیا تھا ہم چاہتے تھے کہ یہاں ایسی قیادت وجود میں آئے جو وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں، کشمیر اور افغانستان کے لیے ایک سہارا بن سکے مگر بدقسمتی سے نواز شریف نے یہ موقع کھو دیا اللہ تعالیٰ جب موقع دیتا ہے تو ناشکری کی بہت بڑی سزا بھی ملتی ہے۔ انہوں نے تعاون کے بارے میں کہا ہمارے لیے مصیبت یہی ہے ہم پر اللہ نے ایک نظریہ، اصول اور اسلامی تعلیمات کا ترجمان بننے کی ذمہ داری ڈالی ہے اور خوش قسمتی سے دینی قوتیں، علماء و مشائخ مجھے دینی سیاست کے حوالے سے پہچانتی ہیں ہم سیاست میں ان حدود کے پابند ہیں چونکہ ہماری سیاست اس حوالے سے ہے اگر میرے منصب پر آپ ہوتیں اور آپ کو دین کا ترجمان سمجھا جاتا تو مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اس اصول کے دائرے میں رہنے کی پابند ہوتیں۔ بے نظیر بھٹو نے عورت کی حکمرانی کے مسئلے کے حل کے بارے میں استفسار کیا تو مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ مولانا سمیع الحق بڑے پروگریسو ہیں ایسی کوئی بات نہیں اس مسئلے کا حل ہوگا ہندوستان میں علماء نے اندرا گاندھی اور پاکستان میں علماء نے محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کی تھی اس موقع پر مولانا

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میں اپنی ذات کی حد تک پروگریسو ہوں تو اسلامی تعلیمات کی حد تک اتنا ہی سخت ہوں۔ ہندوستان سیکولر ریاست ہے جہاں مسلم اور غیر مسلم کی تمیز نہ ہو وہاں عورت اور مرد کا کیا مسئلہ ہوگا۔ جے یو آئی نے فاطمہ جناح کی حمایت نہیں کی بلکہ اپنا الگ مؤقف اختیار کیا تھا۔ جب اللہ اور رسولؐ کے واضح احکام موجود ہوں وہاں ہمارے لیے مشکلات ہوتی ہیں آپ کی ذات کی حد تک بڑا احترام اور آپ کی ہمت اور حوصلہ اپنی جگہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں اسلام کی خدمت کے لیے تعاون کی ضرورت ہو ہم نے کسی موقع پر تردد نہیں کیا۔ اگر آپ کو موقع ملتا ہے اور آپ واقعی اسلام کی خدمت کرتی اور مشورہ مانگتی ہیں تو میں حاضر ہوں اسی بنیاد پر ہم نے ضیاء الحق کو اسلامی قوانین کی تدوین میں مشورے دیئے مولانا نے کہا آپ کی خیر خواہی اور بھلائی کے جذبے سے کہتا ہوں کہ آپ کے اب تک اسلام کے بارے میں جن تاثرات، بیانات اور منشور کے حوالے سے جو باتیں سامنے آئی ہیں ان کا مکمل ازالہ کریں۔ اسلام کی کھل کر ترجمانی کریں اور اسلام کے بارے میں منفی پراپیگنڈہ کرنے والوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں کہ اسلامی سزائیں صرف ڈرانے کے لیے ہیں دو چار تھپڑوں سے اصلاح ہوتی ہے موجودہ انگریزی ظالمانہ نظام میں ایک تولہ چرس، ہیروئن رکھنے پر ملزم کو دو تین سال حوالاتوں میں رگڑا جاتا ہے اور اس کے بیوی بچے بے روزگاری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ عورت کی حکمرانی کے مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے یہ آپ کی ذات کا مسئلہ نہیں اگر خاتون مفتی محمود، مولانا عبدالحق یا میری بیٹی ہو اس کے بارے میں بھی موقف اور مسئلہ بہرحال یہی رہے گا کہ عورت حکمران نہیں بن سکتی قوم جیسا بھی فیصلہ کرے ہم مسئلے سمجھانے کے پابند ہیں۔

ماہنامہ الحق بحمد اللہ اس تازہ شمارے سے اپنی زندگی کے انتیسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے، آغاز کار ہی سے بے سروسامانی حالات کی ناموافقت، وسائل کی قلت اور قدم قدم پر مشکلات کے باوجود، خاص خداوند لم یزل کے فضل واحسان، اور اپنے مخلص قارئین کی مخلصانہ دعاؤں و تعاون، ملک و بیرون ملک کے اکابر و مشائخ اور زعماء ملت اور اہل علم کی سرپرستیوں کے صدقے اللہ نے لاج رکھی اور پرچہ چلتا رہا۔ بحمد اللہ اپنے اہداف اور مقاصد میں کامیاب رہا، جس پر ہم اپنے عظیم و برتر خداوند قدوس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجا لاتے ہیں اور اپنے مخلص قارئین کے لیے بھی ممنون، شکر گزار اور دعا گو ہیں اللہ کریم سب کو اپنے اپنے تعاون، وابستگی اور تعلق خاطر پر اجر عظیم عطا فرمائے اگر یہ سرپرستیاں اور خصوصی نظر عنایت رہی تو پرچے کو مزید استحکام اور دوام حاصل ہوگا۔ واجرھم علی اللہ (عبدالقیوم حقانی)